بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۸۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خاں شاکر ——— یوم یک شنبہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ ماہ امان ۱۳۲۲ ہش۔ ناصر آباد سندھ سے جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ۱۵ تاریخ کے خط میں تحریر فرماتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ مع اہل بیت و خدام خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو کل پھر دردِ سر کی تکلیف ہو گئی تھی۔ مگر اس وقت بفضلہ تعالیٰ صحت ہے۔

کل خطبۂ جمعہ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے پڑھا۔ جس میں کشتی نوح سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پیش کر کے احباب کو اس کے مطابق اصلاح کرنے کی تلقین فرمائی۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری ایک جلسہ میں شمولیت کے لئے لائل پور بھیجے گئے ہیں۔ سکرٹری صاحب ٹاؤن کمیٹی قادیان اطلاع دیتے ہیں۔ کہ کمیٹی نے ہوس ٹیکس کی پانچسالہ تشخیص کی فہرست تیار کی ہے جس کی منظوری بذریعہ ریزولیوشن ہو چکی ہے۔ اگر کسی دوست کو اپنی تشخیص کے متعلق کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ ایک ماہ کے اندر اندر عذر کر سکتے ہیں۔ بعد ازاں کوئی عذر قابل سماعت نہ ہوگا۔

جلد ۳۱ | ۲۱ ماہ امان ۱۳۲۲ ہش | ۱۴ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ | ۲۱ مارچ ۱۹۴۳ء | نمبر ۶۸

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۴ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ

احمدی خواتین کی بے مثل دینی قربانیاں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک بہت بڑا ثبوت یہ بھی ہے کہ آپ نے ایسے تیرہ و تار زمانہ میں جبکہ بے دینی اور گمراہی کی گھٹائیں ہر چہار سو چھائی ہوئی تھیں۔ اور ان کا تو ذکر ہی کیا ہے اسلام کے پیرو کہلانے اور امت خیر الرسل ہونے کا دعوےٰ کرنے والوں کی یہ حالت ہو چکی تھی۔ کہ خدا اور اس کے سچے دین اسلام سے انہیں دور کا بھی تعلق نہ رہا تھا۔ ایسی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ جماعت قائم کر دی ہے۔ جو نہ صرف اسلام کی تعلیم پر پوری طرح عمل کرنے کی خود کوشش کرتی ہے۔ بلکہ دوسروں کو بھی ایسا کرنے کی تلقین کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ اور چاہتی ہے کہ وہ زندہ خدا جس کا پتہ بڑے بڑے نشانات کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتایا۔ اور وہ زندہ اسلام جس کے شیریں ثمرات اس زندگی میں بھی حاصل ہو رہے ہیں۔ اس کے فیوض اور برکات سے دوسروں کو بھی بہرہ اندوز کرے۔ گویا احمدی یہی کافی نہیں سمجھتے۔ کہ خود اسلامی تعلیم کی پابندی اختیار کریں۔ بلکہ دوسروں کو بھی ایسا ہی کرتا دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور اس کے لئے ان کے قلوب میں اس قدر ہمدردی اور اتنا جوش ہے۔ کہ اس مقصد کے حصول کے لئے وہ ہر قسم کی جانی اور مالی قربانی کرنا۔ اور ہر طرح کی تکالیف اٹھانا باعث سعادت سمجھتے ہیں۔

دین سے بالکل غافل اور بے بہرہ دنیا میں ایک ایسی جماعت قائم کر دینا جو دین کے متعلق ایسا ولولہ اور اس قدر اخلاص رکھتی ہو۔ کوئی معمولی بات نہیں۔ اور پھر دین کے متعلق یہ جوش اور ولولہ مردوں میں ہی نہیں۔ بلکہ اس ضعیف البنیان مخلوق میں بھی پوری شان کے ساتھ نظر آتا ہے جسے یا تو محض گھر کی چاردیواری میں بند رہنے اور نہایت ہی مظلومیت و بے کسی کی زندگی بسر کرنے کے سوا کسی بات کا اہل نہیں سمجھا جاتا۔ یا پھر کھلونے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس سے مراد خواتین کا طبقہ ہے۔ ساری دنیا میں یہ طبقہ یا تو نہایت ہی مظلومانہ حالت میں زندگی کے دن پورے کر رہا ہے۔ یا پھر ایسے راستہ پر چل رہا ہے جو نہ صرف اس طبقہ کے لئے بلکہ مردوں کو بھی تباہ و برباد کر رہا ہے۔ لیکن اسی دنیا میں اور اسی ماحول میں ایک چھوٹی سی جماعت وہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قائم کی ہے۔ اور جس کا طبقہ خواتین دین سے وابستگی اور دین کے لئے ہر قسم کی قربانی اور ایثار کرنے میں اسی طرح اپنی مثال نہیں رکھتا جس طرح جماعت احمدیہ کے مرد ساری دنیا کے مردوں میں دین سے اخلاص اور محبت رکھنے اور اس کے لئے ہر رنگ کی قربانی کرنے اور بخوشی مشکلات برداشت کرنے میں نہیں رکھتے۔

احمدی خواتین کی قربانیوں کی فہرست نہایت طویل ہے۔ اور خاص کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے عہد سعادت مہد میں احمدی خواتین نے جو مثالیں قائم کی ہیں۔ وہ نہایت شاندار ہیں۔ مثلاً تثلیث کے مرکز لنڈن میں خدا تعالیٰ کا سب سے پہلا گھر جس میں پانچوں وقت اللہ اکبر کی صدا بلند ہوتی ہے۔ اور جسے تعمیر کرنے کی آج تک بڑے بڑے بادشاہوں کو توفیق نہ ملی۔ محض احمدی خواتین کے چندہ سے تعمیر ہوا۔ اور یہ ایک علیحدہ چندہ تھا۔ جو مستقل چندوں کی ادائیگی کے علاوہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور احمدی خواتین نے پیش کیا۔ اور مطالبہ سے بڑھ کر پیش کیا۔

اس وقت جس بات کا ذکر مقصود ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ جنگ سے پیدا شدہ موجودہ نہایت ہی خطرناک حالات میں احمدی خواتین دین کی خاطر جس ایثار اور قربانی کا ثبوت پیش کر رہی ہیں۔ اس کی مثال صفحۂ عالم پر نہیں مل سکتی۔ چند ہی روز ہوئے "الفضل" میں یہ نہایت ہی افسوسناک خبر شائع ہو چکی ہے کہ ہمارے فلسطین کے مجاہد مولوی محمد شریف صاحب کی اہلیہ صاحبہ حیفہ میں اپنے عزیز و اقارب سے دور غریب الوطنی میں وفات پا گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت اُمّ المومنین مدّ ظلہا العالی کا ارشاد

آجکل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کیلئے خصوصیت سے دعائیں کی جائیں

چونکہ آج کل بعض احباب نے میرے پیارے بچے محمود اور جماعت کے موجودہ امام کے متعلق بعض خوابیں دیکھی ہیں۔ اس لئے میں جماعت کے احباب سے درخواست کرتی ہوں۔ کہ وہ اپنے امام کے لئے آج کل خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے تمام خطرات اور تکالیف سے محفوظ رکھے اور اعلیٰ سے اعلیٰ خدمت دین کے ساتھ لمبی اور صحت کی عمر عطا کرے۔ آمین۔

اُمّ المومنین قادیان (۱۵ مارچ ۱۹۴۳ء)

وطن سے کس کو محبت نہیں ہوتی۔ اور پھر قادیان جیسے وطن سے۔ نہ معلوم مرحومہ مغفورہ کے دل میں قادیان کے ذرہ ذرہ کو دیکھنے کے کیسے کیسے ولولے اٹھتے ہونگے۔ مگر تبلیغی ضروریات اور جنگ کی مشکلات نے راستہ روک رکھا تھا۔ حتیٰ کہ وہ وقت آ گیا کہ مرحومہ نے اپنے مجاہد خاوند کے ساتھ خدمت دین میں ہاتھ بٹانے کا جو عہد کر رکھا تھا۔ اسے پوری طرح نبھاتے ہوئے جان دے دی اور دوسری خواتین کے لئے مثال قائم کر دی۔

اسی طرح اخبار میں یہ بھی شائع ہو چکا ہے کہ مولوی محمد الدین صاحب مبلغ جو باوجود راستہ کے سخت مخدوش ہونے کے افریقہ کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ ان کا جہاز دشمن کے حملہ سے راستہ میں ڈوب چکا ہے۔ اور تاحال مولوی صاحب کے متعلق کوئی پتہ نہیں لگ سکا۔ عزیزوں اور رشتہ داروں کے لئے اور خاص کر چند ہی ماہ کی بیاہی ہوئی بیوی کے لئے جسے چھوڑ کر مولوی صاحب تبلیغ اسلام کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ یہ حالات جس درجہ المناک اور اندوہگین ہیں۔ ان کا اندازہ ہر وہ شخص کر سکتا ہے۔ جس کے سینہ میں دردمند دل ہے۔ کیا محض دین کے لئے اس قسم کا غم اور صدمہ اٹھانے کی مثال اور کہیں مل سکتی ہے۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس غم و اندوہ کو محض اپنے فضل و کرم سے دور کرنے کے اسباب پیدا فرمائے۔

اسی سلسلہ میں مولوی جلال الدین صاحب شمس کی اہلیہ صاحبہ اور ان کی والدہ صاحبہ بھی خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ دشمن کی مسلسل کئی ماہ کی ہوائی جہازوں سے گولہ باری نے لنڈن میں حالات کو نہایت ہی تشویشناک بنا دیا تھا ان ایام میں مولوی صاحب موصوف کے متعلق جس قدر بے چینی اور اضطراب ان کی بیوی بچوں اور دوسرے رشتہ داروں میں پایا جاتا تھا۔ اس کا پورا اندازہ وہی لگا سکتا ہے۔ جس کا نہایت عزیز کہیں گولہ باری کی زد میں ہو۔ شکر ہے خدا تعالیٰ نے مولوی صاحب موصوف کو اپنی حفاظت میں رکھا۔ اور دعا ہے کہ آئندہ بھی اپنی حفاظت میں رکھے۔

پھر ہمارے کئی ایک مبلغ جن میں سے مولوی رحمت علی صاحب خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ ایسے علاقوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ جن پر دشمن قابض ہو چکا ہے۔ اور ان مبلغین کی خیر و عافیت کی اطلاع تک ملنا محال ہے۔ ان حالات میں ان کے اقربا اور خاص کر ان کی بیویوں کا تشویش اور تفکر میں مبتلا ہونا قدرتی بات ہے مگر یہ سب کچھ محض خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر انہوں نے برداشت کیا۔ اور نہایت صبر سے برداشت کر رہی ہیں جہاں یہ دعا کرنی چاہئیے کہ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل کے ساتھ ہماری ان بہنوں اور بچوں کے تفکرات دور کرنے کے سامان فراہم فرمائے وہاں یہ بھی دعا کرنی چاہئیے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں عزیز سے عزیز چیز پیش کرنے اور اسی کی خاطر بخوشی مشکلات برداشت کرنے کی جو مثالیں انہوں نے پیش کی ہیں۔ وہ اوروں کے لئے اسوۂ حسنہ ثابت ہوں۔ غلام نبی

مجلس مشاورت ۴۳ء سے قبل تدریجی بجٹ پورا کیا جائے

عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۱۹۴۳ء کی مجلس مشاورت میں پھر ان جماعتوں کے نام پڑھ کر سنائے جائیں گے۔ جن کے لازمی چندوں (یعنی چندہ عام۔ حصہ آمد و چندہ جلسہ سالانہ) کا تدریجی بجٹ پورا نہ ہوا ہوگا۔ لہٰذا عہدہ داران مال اور نمائندگان مجلس مشاورت کی خدمت میں التماس ہے کہ پوری جدوجہد سے اپنی اپنی جماعت کا تدریجی بجٹ آخری تا مارچ ۴۳ء گیارہ ماہ کا پورا کر دیں۔ (ناظر بیت المال)

مقامی حساب داران صیغہ امانت کیلئے ضروری اطلاع

بے شک مقامی حساب داران کے لئے لین دین کے اوقات روزانہ ۱۰½ بجے سے ۴ بجے بعد دوپہر تک مقرر ہیں۔ مگر بیشتر حصہ حساب داران کا سارا دن گزار کر آخر وقت یعنی ۳ اور ۴ بجے کے درمیان آ کر مطالبات پیش کرنا یقیناً اس روح کے منافی ہے۔ جس کے ماتحت اوقات مقرر کئے گئے ہیں۔ ۴ بجے لین دین ختم کرکے عملہ دفتر کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ دن بھر کے حسابات کو بعد پڑتال بند کرے۔ اور یہ کام بمشکل ۵ بجے تک اسی حالت میں مکمل کیا جا سکتا ہے۔ کہ ۴ بجے تک تمام آرڈرز کی تعمیل کر دی جائے۔ جو اسی صورت میں قابل عمل ہے۔ کہ ۳½ بجے کے بعد سوائے استثنائی حالات کے کوئی آرڈر پیش نہ کیا جائے۔

پس مقامی حساب داران احباب سے درخواست ہے۔ کہ مذکورہ بالا حالات کے مدنظر لین دین کا زور آخری وقت پر نہ ڈال دیا کریں۔ بلکہ حتی الوسع دن کے پہلے حصہ میں تشریف لا کر یا آرڈرز بھجوا کر روپیہ لے لیا کریں یا جمع کرا دیا کریں۔ احباب سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ آئندہ اس کے مطابق عمل فرما کر دفتر صیغہ امانت کو ممنون فرمائیں گے۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ

جگر گوشوں سے پیار

آپ کا اپنے جگر گوشوں سے پیار اس امر کا متقاضی ہے۔ کہ آپ انہیں اپنے پیارے مسیح موعود (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی پیاری باتیں سکھائیں۔ اس کا آسان ذریعہ شعبۂ اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اپنی تالیف اخلاق احمد کی صورت میں آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔ اب آپ کا فرض ہے۔ کہ اس پیشکش سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اس رسالہ کے امتحان میں جو انشاء اللہ ۳۰ شہادت (اپریل) کو منعقد ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ تعداد میں بچوں کو شامل کرنے کی کوشش فرمائیں۔ امیدواران کے اسماء ابھی مع فیس داخلہ ایک پیسہ فی کس بھجوا دیں۔ خاکسار مہتمم شعبہ اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

شریعت لعنت نہیں بلکہ رحمت ہے، اور ہمارے لئے سودمند

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

جو اوامر ہیں شریعت کے، وہ ہیں سارے مفید
جتنی باتیں ہیں نواہی کی وہ ہیں ساری پلید

تیرے ہی سکھ کے لئے ہے دین۔ ورنہ اے عزیز
ہے ترے عملوں سے مستغنی خداوندِ حمید

اضافہ حصہ آمد

اس سے قبل بھی موصی حضرات کی اطلاع کے لئے کئی دفعہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ دسویں حصہ کی وصیت بموجب ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کم از کم قربانی ہے۔ چنانچہ بعض موصی حضور علیہ السلام کے منشاء کے مطابق اضافہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ (۱) انور احمد صاحب افسر کیڈٹ نمبر ۹۱۶ ٹریننگ سکول بنگلور موصی ۵۹۳۴ کی وصیت پہلے آٹھویں حصہ کی تھی۔ انہوں نے اس پر اضافہ کرکے ⅕ حصہ کی وصیت کر دی ہے۔

(۲) اسی طرح محمد عیسیٰ خان صاحب جالندھر چھاؤنی موصی ۶۳۹۰ کی وصیت پہلے دسویں حصہ کی تھی۔ اب انہوں نے نویں حصہ کی کر دی ہے جزاھما اللہ احسن الجزاء دوسرے موصی حضرات کو بھی چاہئیے۔ کہ اپنے حالات کے پیش نظر اس اضافہ میں نمایاں طور پر حصہ لیں۔ اور سابقون الاولون میں شامل ہوں۔ والتوفیق باللہ العلی العظیم

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

تصحیح: "الفضل" ۶۵ میں شائع شدہ درس الحدیث کے شروع میں ایک جملہ "حضور علیہ السلام نے موعود مسیح کی ایک علامت "یفیض المال حتی لا یقبلہ احد" بیان فرمائی ہے" درج ہونے سے رہ گیا۔ احباب تصحیح فرما لیں۔

رسالہ "فرقان" کا خلافت نمبر

رسالہ فرقان کا خلافت نمبر شائع ہو رہا ہے اس میں علاوہ دوسرے مفید اور کارآمد مضامین کے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کا ایک نہایت اہم مضمون بعنوان "خلافت کا نظام مذہب کے دائمی نظام کا حصہ ہے۔ اور خدا کی ازلی تقدیر کا ایک زبردست کرشمہ" بھی شائع ہو رہا ہے۔ نیز خلافت ثانیہ کے ۲۹ برس پورے ہونے پر حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کا ایک خاص پیغام بھی فرزندانِ احمدیت کے نام طبع ہوا ہے۔ احباب کو چاہئیے۔ کہ یہ نمبر خصوصیت سے غیر مبایعین تک پہنچائیں۔

ذکر حبیب علیہ السلام

روایات حاجی محمد موسیٰ صاحب سائیکل مرچنٹ نیلہ گنبد لاہور

(بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان)

(۱۰) - میں نے ایک دفعہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں یہ درخواست کی تھی - کہ چونکہ جماعت کو مالی لحاظ سے بڑی ضرورت ہے - کیا قربانی کی بجائے روپے قادیان بھجوا دیئے جائیں - اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا - کہ نہیں شعائر اللہ کو برقرار رکھنا ضروری ہے ۔

(۱۱) ایک دفعہ میں لاہور سے قادیان گیا - اور اپنے ہمراہ بستر نہ لے گیا - اس پر حضور علیہ السلام کے خادم حافظ حامد علی صاحب نے حضور کو اطلاع دی - کہ لاہور کے ایک مہمان محمد موسیٰ کے پاس بستر نہیں ہے اس پر حضور علیہ السلام نے اپنی رضائی مجھے بھیج دی اور فرمایا - کہ یہ ان کو دے دو - چنانچہ اس رات میں نے حضور علیہ السلام کی اس رضائی کو استعمال کیا ۔

(۱۲) ایک دفعہ مولوی کرم الدین صاحب مرحوم جو کہ بھڈیار متصل اٹاری کے رہنے والے تھے انہوں نے مجھے ایک مچھلی پکڑ کر دی - کہ اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں لے جاؤ چنانچہ میں وہ مچھلی حضور علیہ السلام کی خدمت میں لے گیا - حضور علیہ السلام بہت خوش ہوئے ۔

(۱۳) - مجھے کئی دفعہ ایسا اتفاق ہوا - کہ میں نے حضور علیہ السلام کو دبایا - اور مٹھیاں بھریں ۔

(۱۴) میں ایک دفعہ قادیان گیا - اُن دنوں ایک کمرہ جو تعمیر ہو رہا تھا - اس پر نگرانی کے لئے مجھے مقرر فرمایا - کہ معماروں اور مزدوروں کے کام کی نگہداشت کروں - کیونکہ عمارتوں کے متعلق مجھے تجربہ ہے ایک دفعہ دوپہر کے بعد حضور علیہ السلام وہاں تشریف لائے اس وقت حضور علیہ السلام کوئی کتاب تصنیف فرما رہے تھے غالباً وہ براہین احمدیہ حصہ پنجم تھی - حضور علیہ السلام کا طریق یہ تھا - کہ دیوار کے دونوں طرف دوات رکھی ہوئی تھی - اور ہاتھ میں کاغذ اور قلم لئے ہوئے تھے - حضور چلتے ہوئے لکھتے جاتے تھے - اور ایک دوات سے روشنائی لیتے - پھر دوسری طرف جا کر دوسری دوات سے روشنائی لیتے - اس اثنا میں ایک معمار نے حضور علیہ السلام سے کہا - کہ فلاں مزدور نمازی نہیں ہے - حضور علیہ السلام نے فرمایا ہم نے اس سے نفل نہیں پڑھوانے - ہم نے تو اسے مزدوری کے لئے مقرر کیا ہے ۔

(۱۵) جب حضرت صاحبزادی نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی شادی کی تقریب تھی - تو حضور علیہ السلام نے لاہور سے چند آدمیوں کو نکاح کے موقعہ پر بلایا ان میں میں بھی شامل تھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خطبۂ نکاح خود پڑھا - اور اس موقعہ پر چھپن ۵۶ ہزار روپیہ مہر مقرر فرمایا ۔

(اس روایت میں تین باتیں قابل وضاحت ہیں - (اول) "شادی" کے لفظ سے یہ نہ سمجھ لیا جائے - کہ نکاح کے ساتھ ہی رخصتانہ کی تقریب بھی عمل میں آئی تھی - کیونکہ نکاح ۱۷ - فروری ۱۹۰۸ء کو ہوا تھا - (الحکم ۲۶ فروری ۱۹۰۸ء) مگر رخصتانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد ۱۹۰۹ء میں ہوا ۔ (دوم) نکاح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود نہیں پڑھا - بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد اقصیٰ میں پڑھا تھا - (سوم) مہر کی اتنی رقم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقرر نہیں فرمائی تھی - بلکہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے کہنے پر اتنا مہر مقرر ہوا تھا - جیسا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے کچھ عرصہ ہوا فرمایا تھا - کہ :-

"جب ہماری ہمشیرہ کے مہر کا سوال اُٹھا - تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مہر موجودہ سے بہت کم تجویز فرمایا تھا - اس پر نواب صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا - کہ ریاست مالیر کوٹلہ میں خوانین کے متعلق یہ قانون ہے - کہ ان کے بعد ان کی بیویوں اور لڑکیوں کو شرعی حصہ نہیں دیا جاتا - اس لئے مجھے اجازت دی جائے - کہ اپنی جائداد کی موجودہ قیمت کے لحاظ سے میں ورثہ کے برابر رقم مہر میں شامل کر دوں کہ اس شرعی حق کے ادا کرنے سے قاصر نہ رہوں - چنانچہ اس تجویز کے مطابق ہمشیرہ کا مہر مقرر کیا گیا ۔"

(اخبار الفضل ۱۲ / دسمبر ۱۹۴۰ء خاکسار مرتب)

۱۶ - ایک دفعہ میرے لڑکے عبدالمجید نے جس کی عمر اس وقت قریباً چار برس کی تھی - اس بات پر اصرار کیا - کہ میں نے حضرت صاحب کو چمٹ کر ملنا ہے - اُس نے مغرب کے وقت سے لیکر صبح تک یہ ضد جاری رکھی - اور ہمیں رات بھر دق کئے رکھا - آخر صبح اٹھ کر اُسے ساتھ لیا - اور صبح کی گاڑی پر سوار ہو کر بٹالہ اور بٹالہ سے قادیان پہنچے - اور قادیان پہنچتے ہی حضرت اقدس کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ عبدالمجید حضور کو جپھی ڈال کر (بغلگیر ہو کر) ملنا چاہتا ہے - حضور علیہ السلام باہر تشریف لے آئے اور عبدالمجید حضور علیہ السلام کی ٹانگوں سے چمٹ گیا - اور اس طرح اس نے ملاقات کی - اور کہا کہ ہُن ٹھنڈ پے گئی اے (اب ٹھنڈ پڑی ہے) اس وقت عبدالمجید کی عمر قریباً چالیس سال کی ہے ۔

۱۷ - آخری بار جب حضور علیہ السلام لاہور تشریف لائے - تو میں ہر روز عصر کے بعد حضور علیہ السلام کے ہمراہ سیر کو جایا کرتا تھا - حضور پُر نور فٹن پر سوار ہوتے - اور میں سائیکل پر جاتا تھا - انہی دنوں کی بات ہے - کہ میں نے ایک دوست سے حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے کہنے پر حضور علیہ السلام کیلئے موٹر کار مانگی - ان ایام میں سارے لاہور میں دو یا تین موٹریں تھیں - حضور علیہ السلام کو جب علم ہوا - تو حضور نے فرمایا کہ بیوی صاحبہ موٹر پر چلے جائیں - میں نہیں جاؤں گا - علاوہ سیر کے دوسرے اوقات میں بھی جب کہیں حضور علیہ السلام نے جانا ہوتا - میں ساتھ رہتا تھا - ایک موقعہ پر حضور علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا تھا کہ محمد موسیٰ آپ نے دین کی بہت خدمت کی ہے - یہ حضور کے الفاظ تھے جنہیں میں نے خود اپنے کانوں سے سُنا ۔

۱۸ - میرے ایک چچا زاد بھائی مسمی عبداللہ صاحب میری دوکان پر ملازم تھے - اور وہ سلسلہ کے بڑے مخالف تھے - جب حضور علیہ السلام لاہور میں ٹھہرے ہوئے تھے - تو میں نے اُن سے باصرار کہا - کہ آپ چل کر حضور کو دیکھ تو آئیں - مگر وہ انکار ہی کرتے رہے - آخر ایک دن میرے بار بار کے اصرار پر کہنے لگے - کہ دہاڑی (روزانہ اُجرت) چھوڑ کر کون جائے - میں نے کہا کہ میں آپ کی دہاڑی نہیں کاٹتا - آپ چلے جائیں - چنانچہ جب وہ حضور علیہ السلام کے قیام گاہ پر پہنچے - تو میں بھی کچھ دیر بعد قریباً گیارہ بجے دن کے وہاں جا پہنچا - اور دیکھا کہ ان پر حضور علیہ السلام کی صحبت سے بہت نیک اثر پڑا ہے - اور ان کی حالت بدل چکی تھی - اور وہ بیعت پر آمادہ تھے - میں نے کہا - آپ تو بڑے مخالف تھے - ذرا ٹھہر جائیں - اس کے بعد ظہر کی نماز پڑھنے کے بعد کہا کہ اب میں بیعت کرنے سے نہیں رُک سکتا عصر کے بعد بھی ایسا ہی کہا - حالانکہ میں ان کو روکتا رہا - اور مشورہ دیتا رہا کہ مزید سوچ بچار کر لیں - آخر انہوں نے دوسرے دن جمعہ کی نماز کے وقت مجھے کہا - کہ اب میں بیعت کرنے سے نہیں رک سکتا - خواہ آپ کتنا ہی روکیں - میں بیعت ضرور کرونگا - چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی ۔

۱۹ - میاں فیروز الدین صاحب جو کہ میاں محمد سلطان صاحب ٹھیکیدار و رئیس اعظم لاہور کے متبنّیٰ تھے (میاں محمد سلطان صاحب نے لاہور کا سٹیشن بنایا تھا - اور گورنمنٹ کو ۹ لاکھ روپیہ کا بل چھوڑ دیا تھا) ان کو گھٹنوں میں درد کی بڑی شکایت تھی - دو آدمی پکڑ کر اُٹھایا کرتے تھے - چونکہ حضرت اقدس سے انہیں بہت محبت تھی - اسلئے وہ روزانہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو جایا کرتے تھے - اُن دنوں حضور علیہ السلام کی قیام گاہ لاہور میں امریکہ کے ایک صاحب اور ایک میم آئے تھے - اُس موقعہ پر میاں فیروز الدین صاحب بھی وہیں بیٹھے ہوئے تھے - حضور علیہ السلام نے انہیں فرمایا - کہ میاں فیروز الدین کیا بات ہے - انہوں نے کہا - کہ حضور درد بہت ہے - اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا - اُٹھو اُٹھو - انہوں نے کہا - حضور میں کہاں اُٹھ سکتا ہوں مگر حضور علیہ السلام نے بڑی تیزی سے مکرر فرمایا - کہ اُٹھو اُٹھو - جس پر وہ خود بخود ہی (بغیر سہارا) اُٹھ کر کھڑے ہو گئے - اور اُن کا درد بالکل زائل ہو گیا - اس کے بعد مرتے دم تک گھٹنوں کا درد انہیں کبھی نہ ہوا - اس واقعہ کے چار پانچ سال بعد تک وہ زندہ رہے -

۲۰ - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قیام لاہور کے آخری دنوں میں ایک اشتہار شائع کرایا تھا - جس پر ایک لکڑی کی مُہر میں "الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ" کھدوا کر اس اشتہار پر لگوائی گئی تھی - اور وہ مُہر اَب تک میرے پاس محفوظ ہے ۔

نتیجہ امتحان سالانہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بابت ۱۳۲۱ہش

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا سالانہ امتحان جو گزشتہ ماہ فتح ۱۳۲۱ہش میں ہوا تھا۔ اس کا نتیجہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ صرف کامیاب ہونے والوں کے نام درج کئے جاتے ہیں:۔

مولوی ارجمند خان صاحب مولوی فاضل قادیان ۵۳۔ حافظ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل قادیان ۳۹۔ صاحبزادہ ابوالحسن صاحب قدسی مولوی فاضل ۳۹۔ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے ۳۵۔ مولوی رشید احمد صاحب چغتائی ۴۷۔ مولوی منور احمد صاحب جامعہ ۵۳۔ غلام ربانی صاحب ۴۸۔ محمد اسمٰعیل صاحب ۳۹۔ غلام احمد صاحب بشیر ۴۵۔ خورشید احمد صاحب ۴۹۔ قاضی مبارک احمد صاحب ۳۴ محمد عثمان صاحب ۲۵۔ عبدالعزیز صاحب ۳۸۔ بشارت احمد صاحب امروہی ۴۰۔ عبدالرشید صاحب ۳۹۔ احمد رشید صاحب مالاباری ۳۶ محمد اسحاق صاحب ساقی ۴۱۔ محمد اسحٰق صاحب صوفی ۴۲۔ غلام احمد صاحب جامعہ ۴۲۔ بشارت احمد صاحب شاہ پوری ۳۸۔ چودھری اللہ دتا صاحب ۴۷۔ شیخ عزیز الدین احمد صاحب ۴۳۔ حکیم الدین احمد صاحب ۴۳۔ چودھری غلام رسول صاحب ۴۰۔ عبدالحق صاحب ۴۰۔ ماسٹر چراغ محمد صاحب ہائی سکول قادیان ۳۷۔ ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی ۳۹۔ مولوی عبدالاحد صاحب مولوی فاضل ۵۶۔ مولوی تاج دین صاحب ۴۳۔ شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے ۴۳۔ مرزا احمد شفیع صاحب بی۔ اے ۴۲۔ مولوی ابراہیم صاحب ناصر بی۔ اے ۵۸۔ ماسٹر غلام رسول صاحب ۳۷۔ ماسٹر محمد الدین صاحب ۵۰۔ ماسٹر محمد عبداللہ صاحب ۳۹۔ محمد اسلام خان صاحب ۳۳۔ مولوی علی احمد صاحب مولوی فاضل ۳۶۔ ماسٹر قمر الدین صاحب ۳۶ ماسٹر محمد بخش صاحب ۴۷۔ ماسٹر عبدالعزیز صاحب ۴۳۔ ماسٹر نواب الدین صاحب ۴۳۔ ماسٹر شاہ دین صاحب ۴۳۔ ماسٹر غلام محمد صاحب عبد ۳۵۔ ماسٹر بشیر احمد صاحب وینس ۴۲۔ ماسٹر عبدالکریم صاحب ۴۳۔ ماسٹر شیر علی صاحب ۳۵۔ ماسٹر فضل دین صاحب ۳۳۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ مولوی فاضل مدرسہ احمدیہ قادیان ۴۷۔ مولوی محمد جی صاحب ۵۴۔ سردار عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے ۳۵۔ مولوی شریف احمد صاحب ۴۳ ماسٹر نذیر حسین صاحب چغتائی ۳۷۔ مولوی

عبدالرحمٰن صاحب مبشر ۳۸۔ مولوی محمد حفیظ صاحب ۴۲۔ مولوی شوکت حسین صاحب ۳۹ مولوی محمود احمد صاحب خلیل ۴۶۔ نواب دین صاحب مدرسہ احمدیہ ۳۵۔ نذیر احمد صاحب ۴۱۔ سید مسعود احمد صاحب ابن جناب میر محمد اسحٰق صاحب ۴۳۔ غلام رسول صاحب ۴۲۔ سید محمود احمد صاحب ابن جناب میر محمد اسحٰق صاحب ۴۲۔ ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب ۵۷۔ مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل ۵۰۔ قریشی محمد نذیر صاحب ۵۶۔ مولوی محمد شہزادہ صاحب ۳۵۔ مولوی عطاء الرحمٰن صاحب ۶۱۔ مولوی مصلح الدین صاحب ۳۳۔ ماسٹر محمد الدین صاحب انور ۴۳۔ استانی امۃ العزیز صاحبہ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ۴۲۔ استانی آمنہ بیگم صاحبہ ۴۰۔ استانی فاطمہ بیگم صاحبہ ۳۳ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ ۴۵۔ سردار بیگم صاحبہ ۳۵۔ استانی عائشہ ثریا بیگم صاحبہ ۴۳۔ استانی زینب بیگم صاحبہ ۳۴۔ استانی کنیز فاطمہ صاحبہ ۳۶۔ استانی امۃ السلام صاحبہ ۵۱۔ استانی رحمت النساء صاحبہ ۳۳۔ استانی خالدہ خانم صاحبہ ۳۴۔ استانی سیدہ بیگم صاحبہ ۵۰۔ استانی منظور فاطمہ صاحبہ ۴۰۔ استانی امۃ المجیبہ صاحبہ ۳۳۔ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ قادیان ۵۶ عزیزہ اختر صاحبہ نصرت گرلز سکول ۴۲۔ سارہ بیگم صاحبہ ۳۳۔ مسعودہ اختر صاحبہ ۴۵۔ طاہرہ بیگم صاحبہ ۳۳۔ مسعودہ بیگم صاحبہ ۳۷۔ حمیدہ بیگم صاحبہ ۳۳۔ آمنہ خاتون صاحبہ بنت بھائی محمود احمد صاحب ۶۰۔ فاطمہ خاتون صاحبہ ۴۳۔ سلیمہ بیگم صاحبہ قادیان ۴۸۔ بابو فقیر علی صاحب ۴۶۔ لفٹیننٹ ڈاکٹر محمد الدین صاحب ۳۹۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی ۴۹۔ شیخ فضل حق صاحب ۳۵۔ مولوی محمد حسین صاحب ۴۵۔ محمد بدر الحسن صاحب کلیم ۳۷۔ ملک مولا بخش صاحب ۵۱۔ مولوی بشیر احمد صاحب سیالکوٹی ۵۹۔ مولوی محمد مقبول احمد صاحب ۴۶۔ شیخ نیاز محمد صاحب ۵۷۔ محمود احمد صاحب کارکن الفضل ۵۰۔ سید مبارک احمد صاحب ۴۱۔ مولوی عبداللطیف صاحب شہید ۴۳۔ سردار احمد صاحب ۴۷۔ ڈاکٹر

احمد الدین صاحب نصرت آباد سندھ ۴۸۔ چودھری فضل احمد صاحب کراچی ۴۵۔ صوفی عبدالحکیم صاحب کراچی ۴۳۔ مولوی محمد نور خان صاحب کراچی ۴۳۔ سید احمد صاحب محمد آباد سندھ ۴۶۔ چودہری غلام رسول صاحب " " ۳۴۔ ملک سردار احمد صاحب " " ۳۷۔ چودہری فضل احمد صاحب اے۔ ڈی آئی سرگودہا ۴۳۔ مرزا جان عالم بیگ صاحب سرگودہا ۴۳۔ محمد شمس الدین صاحب کلکتہ ۳۸۔ مولوی دولت احمد خان صاحب کلکتہ ۳۷۔ چودہری عبداللہ صاحب مہار کلکتہ ۳۷۔ ماسٹر نواب دین صاحب جبل پور ۴۹۔ قاضی کلیم الدین صاحب بھاگلپور ۴۴۔ بابو عبدالسلام صاحب مالاکنڈ ۴۲۔ چودھری علی اکبر صاحب جہلم ۴۵۔ اہلیہ صاحبہ " " " " " ۳۶۔

سید عبدالودود صاحب کٹکی کلکتہ ۳۵۔ چودہری عبدالمنان صاحب کلکتہ ۳۹۔ خان عبدالمجید خان صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کپورتھلہ ۳۸۔ محمد منظور احمد خان صاحب لودھراں ۵۴۔ عبدالغنی صاحب کریام ۳۶۔ حکیم فضل الٰہی صاحب راہوں ۳۵۔ بابو غلام جیلانی صاحب راہوں ۳۶۔ ماسٹر شیر عالم صاحب ہیڈ ماسٹر دولت نگر ۴۸۔ مرزا محمد حسین صاحب فتح پور ۴۵۔ ام کلثوم بیگم صاحبہ بنت چودہری غلام محمد صاحب پوہلہ مہاراں ۳۳۔ مولوی روشن الدین صاحب مولوی فاضل مکیریاں ۴۴۔ محمودہ بیگم صاحبہ مراڑہ تحصیل نارووال ۴۹۔ محمد اسحاق صاحب کلکتہ ۳۷۔ شیخ فضل کریم صاحب ہیڈ ماسٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ ۴۴۔ مبارکہ بیگم صاحبہ بنت قاضی عطاء اللہ صاحب محمد نگر لاہور ۳۵۔ شیخ نور احمد صاحب قادیان ۴۷۔ حافظ بشیر احمد صاحب ہوشیارپوری ۴۱

(ناظر تعلیم و تربیت)

دار الشکر کمیٹی کا اعلان

۴۲/۱۲/۲۷ دار الشکر کمیٹی کا سالانہ اجلاس بموقعہ جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ جس میں سال ۴۳ء یعنی جنوری ۱۹۴۳ء سے دسمبر ۱۹۴۳ء تک دار الشکر کمیٹی کے کام کو چلانے کے لئے ایک مجلس عاملہ بنائی گئی ہے۔ اس کے ممبران و عہدہ داران جو بالاتفاق منتخب ہوئے ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

(۱) خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ہیڈ
(۲) شیخ احسان علی صاحب آڈیٹر
(۳) شیخ فضل حق صاحب ریٹائرڈ ریلوے گارڈ
(۴) صوفی علی محمد صاحب پنشنر
(۵) شیخ محمد احمد صاحب وکیل کپورتھلہ
(۶) بابو غلام رسول صاحب گڈس کلرک شیخوپورہ
(۷) خاکسار محمد الدین سیکرٹری

خاکسار محمد الدین سیکرٹری دار الشکر کمیٹی قادیان

نفع مند کام پر روپیہ لگانے والوں کے لئے بہت عمدہ موقعہ

جو دوست اپنا روپیہ نفع مند کام پر لگانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ ایسا روپیہ جائداد کی کفالت پر لیا جائے گا۔ جو ہر طرح سے انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔ اور نفع لائے گا۔ خاکسار فرزند علی عفی ناظر بیت المال قادیان

خریداران "الفضل"

جن خریداروں کا چندہ ۲۱ مارچ ۱۹۴۳ء سے ۲۰ اپریل ۱۹۴۳ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ یا جن خریداروں نے اپنے نام کے وی۔ پی گزشتہ ماہ رکوائے تھے۔ اور ابھی تک ان کی طرف سے قیمت وصول نہیں ہوئی۔ ان کے نام وی۔ پی تیار ہو رہے ہیں۔ احباب اپنا اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ ورنہ ان کے نام یکم اپریل ۱۹۴۳ء کا پرچہ وی۔ پی ہوگا۔ کاغذ کی سخت گرانی کے باعث اخبار کے صفحات کم ہونے کی وجہ سے مفصل فہرست شائع نہیں ہو سکتی۔ (منیجر الفضل قادیان)

وصایا

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ (سکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۶۴۳۸ :۔ منکہ محمد عبدالمجید ولد ساکین قوم ملایاں۔ پیشہ طالبعلم عمر ۲۳ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن سنگاپور (حال قادیان) صوبہ سٹریٹ سیٹلمنٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۷ ۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میری چالیس روپے ماہوار آمد ہے۔ میں انشاء اللہ العزیز اس کا دسواں حصہ ماہ بماہ باقاعدہ ادا کروں گا۔ وباللہ التوفیق۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد محمد عبدالحمید سنگاپوری طالبعلم متفرق کلاس قادیان۔ گواہ شد محمد سلیمان قریشی قادیان۔ گواہ شد محمد زہدی ملایا۔

نمبر ۶۴۳۹ :۔ منکہ قدسیہ بیگم بنت خان عبداللہ خانصاحب قوم پٹھان۔ عمر ۱/۲ ۱۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن دارالسلام قادیان۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ بتاریخ ۲/۷ ۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے پندرہ روپے ماہوار جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو بھی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں نے کوئی حصہ اپنی زندگی میں وصیت کا ادا کر دیا۔ تو وہ منہا سمجھا جائے گا۔ الامۃ قدسیہ بیگم

گواہ شد۔ محمد عبداللہ خان۔ گواہ شد۔ میرزا منیر احمد۔

نمبر ۶۴۴۰ :۔ منکہ غلام احمد ولد چودہری سلطان علی صاحب قوم گوجر۔ پیشہ تعلیم۔ عمر ۱۷ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن دھوریہ ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۲۳ ۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت چونکہ خدا کے فضل سے میرے والد صاحب زندہ ہیں۔ اور میری الگ کوئی جائیداد نہیں۔ البتہ میری تعلیم کے سلسلہ میں مجھے ان کی جانب سے پانچ روپے بطور جیب خرچ علاوہ دیگر اخراجات تعلیمی کے ملتا ہے۔ اس لئے انشاء اللہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو باقاعدہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ اس کی کمی بیشی کے مطابق اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ادا کرتا رہوں گا اور جس وقت اپنی تعلیم سے فارغ ہوکر کوئی ذریعہ معاش اختیار کروں۔ خواہ وہ بصورت تجارت ملازمت یا زمیندارہ وغیرہ کے۔ تو اس کی معین آمد ماہوار کی بھی اطلاع دفتر صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کرکے اس کے ۱/۱۰ حصہ کو ادا کرتا رہوں گا اور جسقدر جائیداد میرے مرنے کے وقت ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتا ہوں۔ اور میری جائیداد متروکہ میں سے جسقدر حصہ وصیت میں اپنی زندگی میں ادا کر دوں۔ اس کو اس حصہ سے منہا کر کے باقی کی ادائیگی کے ذمہ وار میرے ورثاء ہوں گے۔

العبد غلام احمد طالبعلم جماعت نہم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

گواہ شد محمد اسمٰعیل خان عفی عنہ تحریک جدید آفس قادیان

گواہ شد عبدالسمیع کپورتھلوی محلہ دارالفضل بقلم خود

نمبر ۶۴۴۱ :۔ منکہ صغریٰ محمودہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد احمد قریشی قوم قریشی عمر ۲۴ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۱۱ ۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت میرا حق مہر مبلغ ۵۰۰/ روپے بذمہ میرے خاوند کے ہے۔ نیز دو بندے طلائی قیمتی ۲۴/ روپے اور ایک انگوٹھی قیمتی مبلغ دس روپے۔ نیز ہیروں کا زیور قیمتی ۱۶/ روپے۔ یہ کل رقم مبلغ ۵۵۰/ روپے ہوتی ہے۔ جس کے دسویں حصہ کی میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں کہ اپنی زندگی میں ادا کر دوں گی۔ یا میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ اس کے علاوہ جو بھی جائیداد میرے مرنے کے بعد میری ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الامۃ صغریٰ محمودہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد محمد احمد قریشی خاوند موصیہ۔ گواہ شد امۃ السلام بیگم بنت محمد اسمٰعیل صاحب سرساوی۔ گواہ شد حمیدہ اختر بنت ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی مرحوم۔

نمبر ۶۴۴۵ :۔ منکہ محمد احمد ولد ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی قوم قریشی پیشہ حکمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خود ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۱۲ ۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ موجود نہیں ہے۔ اس لئے اپنی دوکان کی آمد جو کہ اوسط اندازاً مبلغ بیس روپے ماہوار ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں بحق انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں کہ تا زیست ادا کرتا رہوں گا۔ اور آمد میں ترقی کے ساتھ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کروں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی انجمن احمدیہ قادیان وارث ہوگی۔ العبد محمد احمد قریشی مالک حمیدیہ فارمیسی قادیان

گواہ شد عطا بخش محلہ دارالفتوح۔ گواہ شد بشیر احمد سائنس ماسٹر ... محلہ دارالرحمت۔

رپورٹ مساعی مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ ظہور ۱۳۲۱ ہش

شعبہ خدمت خلق

مجالس قادیان۔ دارالرحمت:۔ ایک مکان قریباً گرنے والا تھا۔ اس سے سامان اٹھاکر دوسری جگہ پہنچایا گیا۔ ایک عورت کا سودا لاکر دیا گیا۔ ایک غریب شخص کو کاغذ لاکر دیا گیا۔ دارالفضل:۔ ایک معذور عورت کو کھانا پہنچایا گیا۔ ایک بیمار کو دوائی لے کر دی گئی۔ دو اشخاص کو سودا لاکر دیا گیا۔ دو اشخاص کا سامان سٹیشن پر پہنچایا گیا۔ دارالبرکات:۔ مسجد کی ٹوٹیوں میں پانی بھرا گیا۔ ایک بیمار کو دوائی لاکر دی گئی دو اشخاص کو سودا لاکر دیا گیا۔ اور دو کا سامان سٹیشن پر پہنچایا گیا۔ ایک جنازہ کی تکفین و تدفین کی گئی۔ دارالفتوح:۔ ایک بیمار عورت کے لئے نرس کا انتظام کیا گیا۔ ایک مسافر کو راستہ بتایا گیا۔ دارالسعۃ:۔ ایک بیمار عورت کو سودا لاکر دیا گیا۔ ایک بیمار کی تیمارداری کی گئی۔ ناصر آباد:۔ ایک مکان کا سامان گرنے کی وجہ سے باہر نکالا گیا۔ دارالانوار:۔ ایک بیمار کو دوائی اور کھانا مہیا کیا گیا۔ ایک شخص کو راستہ بتایا گیا۔ ایک دیوار کی مرمت کی گئی۔ ایک مفلس کو بٹالہ جانیکے لئے کرایہ دیا گیا۔ مسجد مبارک:۔ نقل مکانی میں امداد دی گئی۔ ایک جنازہ کی تکفین و تدفین کا انتظام کیا گیا۔ ایک عورت کے مکان کو مرمت کیا گیا مسجد فضل:۔ ایک مسافر کا سامان سٹیشن پر پہنچایا گیا۔ اور ٹکٹ لیکر دیا گیا۔ آٹھ مریضوں کی تیمارداری کی گئی۔ ایک گھر میں سودا لاکر دیا گیا۔ مسجد اقصیٰ:۔ ایک بوڑھے کا اسباب اسکے مکان پر پہنچایا گیا۔ اور ایک غریب کی مالی مدد کی گئی۔ دارالبرکات شرقی:۔ آٹھ مریضوں کو دوائی دی گئی۔ چار اشخاص کو بوجھ اٹھانے میں مدد دی گئی۔ تین مریضوں کی عیادت کی گئی۔ ایک مسافر کے لئے جگہ کا انتظام کیا گیا۔

مجالس بیرونی۔ سیالکوٹ:۔ ایک غریب آدمی کے مکان کے صحن کو درست کیا گیا۔ اور چند غرباء کی مالی مدد کی گئی۔ ماندوجن (کشمیر) جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ غیر احمدیوں کے لئے غسل خانہ بنایا گیا۔ کرکی (پونا) ایک غیر احمدی کی عیادت کی گئی۔ حیدر آباد دکن:۔ ایک بیمار کے لئے کئی بار دوائی مہیا کی گئی۔ راستہ سے موذی اشیاء دُور کی گئیں۔ ایک بیوہ کے لئے ایندھن مہیا کیا گیا۔ ناسنور (کشمیر) غرباء کو کھانا کھلایا گیا۔ بیماروں کی عیادت کی گئی۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۸ مارچ۔ آج ہاؤس آف کامنز میں مسٹر چرچل نے اعلان کیا۔ کہ اگلے ہفتے ہندوستان کے متعلق وائٹ پیپر شائع کیا جائے گا۔

دہلی ۱۸ مارچ۔ ڈیفنس سروسز اگزبیشن میں تقریر کرتے ہوئے مارشل ویول نے ہندوستان کی فوجی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ ہندوستان کی مسلح فوجوں کی تعداد جو رضاکارانہ بھرتی سے مرتب ہوئی ہے۔ بیس لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔ اس میں سے پانچ لاکھ فوج سمندر پار کی لڑائیوں میں شریک ہوئی لیکن خود ہندوستان کی لڑائیوں میں تقریباً ایک لاکھ سپاہی زخمی یا ہلاک ہوئے۔ ان میں سے ساٹھ ستر ہزار کے قریب ملایا اور ہانگ کانگ میں دشمن کی قید میں ہیں۔ جو حقیقی طور پر ہلاک ہوئے اُنکی تعداد دو تین ہزار کے قریب ہے۔ اپنی تقریر کے خاتمہ پر کہا کہ ہندوستان اب ہر طرح سے دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ اور وقت آنے پر دشمن کا مُنہ توڑ دے گا۔

کلکتہ ۱۸ مارچ۔ جزیرہ نما مایو کے محاذ پر راتھیڈانگ کے شمال میں بالترتیب پانچ اور ساڑھے چار میل کے فاصلہ پر صورت حالات نازک ہوگئی ہے۔ کل ہندوستانی فوجوں نے جاپانیوں کو پہاڑی جنگلات سے نکالنے کی کوشش کی۔ لیکن انہیں ناکامی ہوئی۔ موضع تھانگدار میں برطانی فوجیں بھی بڑی مشکل میں پھنسی ہوئی ہیں۔ جاپانیوں نے انہیں تین طرف سے گھیر لیا ہے۔ ایک طرف ابھی کھلی ہے۔ اور ان کے ساتھ ذرائع مراسلت ابھی تک قائم ہیں۔ دریائے مایو کے مغربی کنارے ایک چھوٹا سا گشتی دستہ گھر گیا تھا۔ لیکن وہ لڑائی کے بعد وہاں سے نکل آنے میں کامیاب ہوگیا۔

لنڈن ۱۸ مارچ۔ ماسکو ریڈیو نے کل جرمن عوام کو بتایا کہ گذشتہ تین ماہ کے افینسو میں جرمن فوجوں کے دس لاکھ آدمی ضائع ہو گئے ہیں۔ ان میں سے تین لاکھ روسیوں کی قید میں ہیں۔

نئی دہلی ۱۸ مارچ۔ حکومت ہند کے غیر معمولی گزٹ میں اخباری کاغذ کے کنٹرول آرڈر کی ترمیم شائع ہوئی ہے۔ جس کی رو سے ہر ایک مالک اخبار کے لئے جو دساور سے اخباری کاغذ منگوائے گا یا کسی اور ذریعہ سے خریدے گا۔ یہ ضروری ہوگا کہ وہ اس کے متعلق تین دن کے اندر اندر چیف کنٹرولر آف امپورٹس کو اطلاع بہم پہنچائے۔ اور ان سے تحریری اجازت حاصل کئے بغیر اس طریق سے حاصل کئے گئے کاغذ کو نہ تو فروخت کرے اور نہ ہی کسی اور کام میں لائے۔ اور نہ ہی خود خرچ کرے۔ اس قانون کی دفعہ ۳ کے ماتحت حاصل کیا گیا کاغذ اس حکم سے مستثنیٰ ہوگا۔

نئی دہلی ۱۹ مارچ۔ آج ہندوستانی کمانڈ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کل برما میں مایو کے ٹاپو نما میں جاپانیوں سے لڑائی شروع ہوگئی۔ مایو دریا کے مشرق میں جاپانیوں کا زور کچھ کم ہوگیا ہے انگریزی ہوائی جہاز میدانی فوجوں کا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ کل انہوں نے دشمن کے ٹھکانوں پر خوب سرگرمی دکھائی۔ شکاری ہوائی جہازوں نے نیچے اڑتے ہوئے مشین گنوں سے بھی فائر کئے۔ کچھ اور ہوائی جہازوں نے سڑکوں۔ ریلوں اور گاڑیوں کو نشانہ بنایا۔ ایراودی کے شمال میں فوجی افسروں سے بھری ہوئی دو کاروں اور تین لاریوں پر حملہ کیا گیا۔ اور چار کو آگ لگا دی گئی۔ کل رات ہمارے ہوائی جہازوں نے برما میں دشمن کے ہوائی اڈوں پر بھی حملے کئے۔ جن سے جگہ جگہ آگ بھڑک اٹھی حملہ کے بعد ہمارے سب ہوائی جہاز سلامتی کے ساتھ واپس آگئے۔

مدراس ۱۹ مارچ۔ مسٹر ولیم فلپس نے آج مدراس میں شہر کے مختلف نمائندوں سے ملاقات کی۔ اس کے بعد مسٹر راجگوپال اچاریہ سے ملے۔

ماسکو ۱۹ مارچ۔ خارکوف کے جنوب مشرق میں روسیوں اور جرمنوں میں گھمسان کی جنگ جاری ہے۔ جرمن بیشمار ٹینکوں۔ ہوائی جہازوں اور پیدل فوجوں سے کام لے رہے ہیں۔ اور ان کی کوشش یہ ہے کہ دریائے ڈونیز کو پار کریں۔ رُوسیوں کے سخت مقابلہ کے باوجود جرمن ریزرو دستے بھی میدان میں لے آئے ہیں۔ دُوسری طرف ویازما سے مغرب کی طرف روسی فوج نے بڑھتے ہوئے ایک اور شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۱۹ مارچ۔ اتحادی افواج نے گافسا پر قبضہ کرنے کے بعد مشرق میں کنارے کی طرف بڑھنا شروع کر دیا ہے۔ دشمن نے جگہ جگہ بارودی سُرنگیں بچھائی ہوئی ہیں۔ مگر اس کے باوجود ہماری فوجیں گافسا سے ۱۲ میل آگے نکل گئی ہیں۔ مراث لائن کے مشرق میں کل دشمن سے سخت جھڑپیں ہوئیں۔ دشمن کے بہت سے آدمی قید کر لئے گئے۔ کل دشمن نے سیجنان کے مغرب میں بھی حملہ کیا۔ مگر برطانی فوج نے اسے روک کر پیچھے ہٹا دیا۔

لنڈن ۱۹ مارچ۔ کل ٹیمور سے سالومن تک امریکن بمباروں نے دشمن کے چودہ ٹھکانوں کو نشانہ بنایا۔ نیوگنی میں ۳۸ ٹن سے زیادہ بم گرائے گئے۔ ڈچ ایسٹ انڈیز میں دشمن کے بارہ ہوائی جہازوں میں سے جو مقابلہ پر آئے تھے چھ کو گرا لیا گیا۔ اور ساتویں کو سخت نقصان پہنچایا۔ شمالی سالومن میں بوکا کے ہوائی اڈے پر بمباری کی گئی۔

لنڈن ۲۰ مارچ۔ ٹیونیشیا کے پچھلے علاقہ میں امریکی اور فرانسیسی فوجوں نے گافسا سے ۲۰ میل شمال مشرق کی طرف دشمن کی ایک اہم چوکی سینٹ کیطرف بڑھنا شروع کر دیا ہے۔ ایک اور دستہ جنوب مشرق کی طرف بڑھ رہا ہے۔ دشمن مقابلہ میں کوئی خاص سرگرمی نہیں دکھا رہا۔ گذشتہ چند دنوں میں اتحادی فوجیں ۴۰ میل آگے بڑھ گئی ہیں۔ موسم کی خرابی کیوجہ سے زیادہ فوجی کارروائی نہیں ہوسکی۔ ہراول دستے مینہ اور کیچڑ میں ہی دشمن کی بارودی سرنگیں صاف کرتے رہتے ہیں۔

لنڈن ۲۰ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ اس سال کے شروع سے لیکر اب تک مالٹا سے اتحادی ہوائی جہازوں نے پرواز کرکے جنوبی اٹلی اور سسلی میں دشمن کے ٹھکانوں پر ۸۰ بار حملہ کیا۔

لنڈن ۲۰ مارچ۔ بحیرہ روم میں برطانی آبدوزوں نے دشمن کے آٹھ اور جہازوں کو برباد کر دیا۔ ان میں سے چھ مال لے جانیوالے جہاز تھے۔ ایک تیل لے جانیوالا اور ایک عام جہاز۔

ماسکو ۲۰ مارچ۔ روسی فوجیں خارکوف کے جنوب مشرق میں لڑتی ہوئی پیچھے ہٹ آئی ہیں۔ جرمن تازہ دم فوجیں میدان میں لے آئے ہیں۔ جرمن فوجیں ابھی تک دریائے ڈونیز کو پار نہیں کر سکیں۔ جرمنوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ان کی فوجیں اوریل کے پاس پہنچ گئی ہیں۔ مگر ابھی تک اس خبر کی تصدیق روسی ذرائع سے نہیں ہوسکی۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر